

کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالملک

”حضرت انسؓ، حضرت ابو ذرؓ سے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی، میں مکہ مکرمہ میں تھا، جبریل چھت سے اترے، پھر میرے سینے کو کھولا، پھر زم زم کے پانی سے اسے دھویا، پھر سونے کا ایک تھال لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا، اسے میرے سینے میں ڈالا گیا، پھر سینے کو بند کر کے جوڑ دیا گیا۔ (حدیث معراج، بخاری، کتاب الصلوٰۃ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں الماحی، مٹانے والا ہوں، اللہ میرے ذریعے کفر کو مٹا دیں گے۔ میں الحاشر، ہوں، کہ لوگ میدان حشر میں میرے پیچھے ہوں گے۔ میں العاقب ہوں (ترمذی میں اس کی تشریح آپؐ نے یوں فرمائی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا)۔ (بخاری باب المناقب)

آپؐ کی عظمت شان جس طرح پہلی حدیث سے ظاہر ہو رہی ہے کہ آپؐ کے سینہ اطہر کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا گیا، اسی طرح آپؐ کے اسمے مبارکہ، آپؐ کی اس شان کی وسعت اور کمال کو واضح کر رہے ہیں۔ ”محمدؐ اسے کہا جاتا ہے جس کی کثرت سے تعریف کی جائے اور تعریف کا سلسلہ جاری و ساری رہے اور یہ تعریف ہمہ گیر بھی ہو۔ نبیؐ کی تعریفیں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان کر دی ہیں جو تا ابد پڑھا جاتا رہے گا اور اس وقت بھی دنیا کے کونے کونے میں پڑھا جا رہا ہے۔ سورہ ضحیٰ، سورہ کوثر، سورہ الم نشرح، سورہ احزاب، سورہ فتح، سورہ نصر اور قرآن پاک میں جگہ جگہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان بیان فرمائی ہے۔

آپ کا ایک اسم مبارک الماحی یعنی مٹانے والا ہے کہ آپ کے ذریعے کفر مٹ جائے گا۔ ساری روے زمین کے انسان کفر کو ترک کر دیں گے اور دائرۃ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ کام تلوار کے ذریعے نہ ہوگا، پہلے بھی لوگ قرآن پاک کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے دائرۃ اسلام میں داخل ہوئے ہیں، اور آئندہ بھی قرآن پاک کے ذریعے حق کی راہ پائیں گے۔ یہ شان اور عظمت والی ہستی مخالفوں کا ہدف ہے۔ کتنے ہی کارٹون اور فلم بنائیں وہ مسلمانوں کے دل سے اس ہستی کی عظمت کا نقش نہیں مٹا سکتے، بلکہ اگر تعصب کی عینک بنادیں تو خود اس کے نام کیواہن جائیں گے۔ برطانوی وزیر داخلہ کا اعتراف کہ ۵۰ ہزار افراد ہر سال برطانیہ میں مسلمان ہو رہے ہیں (روزنامہ ایکسپریس، ۲۲ مئی ۲۰۰۸ء) اس کا ثبوت ہے۔



حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، دیکھا کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھ رہا ہوں، کیا آپ کسی تکلیف میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: بھوک کے سبب کمزوری ہے۔ یہ سن کر میں رو پڑا۔ آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ! مت رو! قیامت کے روز حساب کی تختی بھوکے کو نہیں پہنچے گی، جب کہ دنیا میں اس پر ثواب کی طلب کی ہو۔ (کنز العمال)

کیسا رقت آمیز منظر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا پرکشش طمینان و سکون ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہجری میں مسلمان ہوئے، جب کہ خیبر فتح ہو گیا تھا اور خیبر کے نصف حصے کی پیداوار بیت المال میں آتی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آمدن کی کمی نہیں تھی، لیکن آپ اس آمدنی کو فقرا و مساکین اور مدینہ طیبہ تشریف لانے والے مسلمانوں پر پہلے خرچ کرتے تھے، اپنے اوپر بعد میں۔ اسی بنا پر مال کی فراوانی کے باوجود بعض اوقات آپ بھوک کی وجہ سے مڈھال ہو جاتے تھے۔ آج مسلمانوں کے نظم و نسق کے ذمہ دار ارباب حکومت مناسب منصوبہ بندی کریں، اور اہل دولت اگر رسول اللہ کے اس اسوۂ حسنہ کے مطابق دولت کا استعمال کریں، ضرورت مندوں کو مقدم اور اپنے کو مؤخر رکھیں تو مسلمان معاشروں کے ہر شہری کو روٹی، کپڑا، مکان، علاج اور تعلیم کی سہولتیں میسر آ سکتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کو بھوک، پیاس اور غربت و افلاس کی سختی کا بہت بڑا

صلہ آخرت میں ملے گا حساب کتاب آسان ہوگا غلطیوں اور کوتاہیوں پر باز پرس نہ ہوگی، بلکہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔ بھوک اور تھکنے سے بچنے کا اتنا بڑا انعام ذہن میں ہو تو پھر غربت و افلاس، بے صبری اور ذہنی پریشانی کے بجائے اطمینان و سکون کا سامان ہوگی۔

’معیار زندگی‘ کا ان دنوں بہت ذکر ہوتا ہے، لیکن اس کا اسلامی تصور کیا ہے؟ یہ واضح ہونا چاہیے، اور پھر عمل بھی اس سے ہم آہنگ ہونا چاہیے، اور حکومت کی پالیسیاں بھی اس کے مطابق بننا چاہئیں۔



حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ”میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (سوار) تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: اے غلام (بچے) میں تجھے چند مفید باتیں سکھاتا ہوں (تم انہیں اچھی طرح سیکھ لو)۔ اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرو، تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے (کوئی تمہارا نقصان نہ کر سکے گا)۔ جب کچھ مانگو تو اللہ سے مانگو، جب مدد مانگو تو اللہ سے مدد مانگو۔ اس بات کو جان لو کہ تمام انسان یا انسانوں کا کوئی گروہ تمہیں نفع دینے کے لیے جمع ہو جائیں، تو وہ تمہیں اسی قدر نفع دے سکیں گے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے (یعنی یہ نفع ان کا دیا ہوا نہیں، اللہ کا دیا ہوا ہے)۔ اس بات کو جان لو کہ اگر انسانوں کا کوئی گروہ یا تمام انسان تمہیں نقصان پہنچانے پر مجتمع ہو جائیں تو یہ تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر اسی قدر جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے (یعنی یہ نقصان انہوں نے نہیں پہنچایا، بلکہ اللہ کی طرف سے پہنچا ہے)۔ فرمان کا مقصد یہ ہے کہ دوسروں سے نفع کی امید اور نقصان کے ڈر سے اللہ تعالیٰ کے دین اور احکامات کو نظر انداز نہ کرو)۔ قلمیں اٹھالی گئیں اور صحیفے خشک ہو گئے۔ (ترمذی)

مسند احمد میں یہ اضافہ بھی ہے، آسودہ حالی میں اللہ سے تعلق پیدا کرو، مشکل حالت میں وہ تجھ سے تعلق رکھے گا۔ جان لو اس بات کو، جو آفت تجھ سے ٹل گئی وہ تجھے پہنچنے والی نہ تھی، جو تجھے پہنچ گئی وہ تجھ سے ٹلنے والی نہ تھی۔ جان لو کہ مدد صبر کے ساتھ ہے اور بے چینی کے ساتھ اس کا چھٹ جانا (خاتمہ) ہے۔ تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ (اربعین نووی)

حضرت عبداللہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر

تشریف فرما تھے، کہ میری والدہ نے مجھے یہ کہہ کر بلایا: ادھر آؤ میں تمہیں چیز دیتی ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا: تم نے اسے کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا، انہوں نے عرض کیا: کھجور کا دانہ۔ نبی نے فرمایا: سنو! اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تیرے کھاتے میں جھوٹ لکھا جاتا۔ (ابوداؤد، احمد)

بچوں کی تربیت ماں باپ کی ذمہ داری ہے اور بچپن سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس عمر میں بچے جو کچھ سیکھتا ہے، جس سے سیکھتا ہے، وہ ماں باپ ہیں۔ ماں باپ سے اسے اسلامی عقیدہ، اسلامی اخلاق، اسلامی آداب، اسلامی احکام کا ایسا درس ملنا چاہیے جو اسے دین کے رنگ میں رنگ دے۔ نبی نے بچوں کی تربیت کے لیے بہترین نمونہ پیش کیا۔ بچوں کو درس دیا کہ جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، وہ اللہ کی کبریائی، اس کے احکام اور اس کے دین کی حفاظت ہے۔ ساری دنیا مخالفت کرے تب بھی اس کے دین پر ڈٹ جاؤ۔ ساری دنیا مل کر تمہارا کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گی۔ آسودہ حالی میں اللہ کو نہ بھول جاؤ، عافیت اور آسودگی تمہیں غفلت میں مبتلا نہ کر دے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سچے تھے۔ آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں انہیں نظر انداز نہیں کیا، بلکہ انہیں ایسی ہدایات دیں جو رہتی دنیا تک تمام انسانوں کے لیے نسخہٴ کیمیا ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عامرؓ کی والدہ کے ذریعے ماں باپ کو تعلیم دی کہ اولاد کو جھوٹا لالچ نہ دو، اس سے ان کی سیرت جھوٹ پر استوار ہوگی۔ بچوں کی تربیت کے سلسلے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے یہ بطور نمونہ چند بھلکیاں ہیں۔

آج گھروں کو اسلامی اخلاق و آداب اور تہذیب و ثقافت میں رنگنے، اہل خانہ اور بچوں، بچیوں کو دینی تربیت دینے سے عموماً غفلت برتی جاتی ہے۔ توجہ صرف اس پر ہے کہ انہیں دنیا کمانے کے قابل بنا دیا جائے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ گھر میں دین کی تعلیم و تربیت دی جائے۔ عقیدہ، اخلاق، آداب اور احکام پر مشتمل ایک نصاب ہر گھر میں رائج ہو۔ نئی نسل میں کردار اور کیریئر کے ساتھ امت مسلمہ کے منصب کے حوالے سے بھی فرائض کا شعور بیدار کیا جائے۔ جن گھرانوں میں اس کی کوشش کی جاتی ہے، معاشرے کا مجموعی ماحول بلکہ مخالفانہ روانہ کے کام کو بہت مشکل بنا دیتی ہے، اس لیے مجموعی ماحول کو درست کرنے کی منظم کوشش بھی ہر مسلمان مرد و عورت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔